بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے خاصہ خاصان رسل امت پہ تری عجب وقت آن پڑا ہے

محمد یاسر حبیب

دین، دینی اقدار اور اسلامی شعائر ہمیشہ سے یہود و نصاریٰ کی آنکھوں میں کھٹکتے رہے ہیں ،جیسا کہ آج سے چودہ سو سال پہلے اسلام، اسلامی شعائر، دین اور اہلِ دین کفار و مشرکین کی تنقید کے نشانے پر تھے، ٹھیک اسی طرح آج بھی وہ دین دشمنوں کی عداوت و نفرت اور بغض و عناد کے تیروں سے چھلنی ہیں۔ اگر چہ اب دنیا بدل چکی ہے، معاشرتی اقدار و اطوار میں ہزاروں تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں مگر دین دشمنوں کے رویئوں میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی بلکہ ان کے بغض و عناد کی آگ میں روز افزوں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، بلاشبہ اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ جیسے جیسے اشاعت اسلام میں اضافہ ہوتا گیا ویسے ویسے معاندین اسلام کے جذبۂ عداوت میں ہیجان بڑھتا چلا گیا اور نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ پہلے ان گستاخوں نے کائنات کی سب سے عظیم ہستی فخر موجودات سید الکونین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی مبارک و مطہر ہستی کے خلاف کارٹونز بنا کر ناپاک جسارت کا ارتکاب کیا اور پھر اس کے بعد مقدس آسمانی کتاب کے خلاف فلم بنا کر مسلمانانِ عالم کے جذبات کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ دیگر اقوام کفر اس غلیظ اور ناپاک جسارت پر جس طرح متحد و یکجا ہو گئیں وہ سب کے سامنے ہے۔ اس سلسلے میں حال ہی میں ہالینڈ کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے اپنے خبثِ باطن کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی مقدس کتاب، کتاب اللہ پر فلم بنا ڈالی ہے۔ جس میں آسمانی کتاب کی توہین اور اس کی عظمت کو مجروح کیا گیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے کہ...... معاذ اللہ...... قرآن ہی مسلمانوں کو دہشت گردی پر ابھارتا ہے لہٰذا اس پر پابندی لگا دینا چاہیے۔

بلاشبہ یہ شرمناک طرزِ عمل بھی کفار و مشرکین کی خسیس ذہنیت اور قرآن عظیم کے خلاف کھلی دشمنی کی علامت ہے اور ایک بار پھر دشمنانِ اسلام نے اپنے اسی خبثِ باطن کا عملی اظہار کر رہے ہیں جو ان کی سرشت میں شامل ہے، باوجود یہ کہ ہالینڈ کی حکومت نے بظاہر اس فلم کی نمائش کو روکنے کے لیے نیم دلانہ اقدامات بھی کیے لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی بے بسی کا بھی اظہار کیا کہ اس جیسی مجرمانہ حرکت کے خلاف کوئی قانون دستیاب نہیں ہے، چنانچہ یہ فلم انٹرنیٹ پر ریلیز کر دی گئی۔

افسوس اس بات کا نہیں کہ یہ کافر آئے دن ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں بلکہ افسوس اس بات کا ہے کہ وہ ممالک جو اسلام کا قلعہ سمجھے جاتے ہیں، جن ممالک کے سربراہان مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں اس واقعے کے ظہور پذیر ہونے کے بعد بھی ان کی دینی حمیت اور غیرت ایمانی اپنی جگہ ساکت و منجمد ہے، شکوہ غیروں سے نہیں، شکوہ اپنوں سے ہے جو مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں، کیا بحیثیت مسلمان کسی بھی شخص کی دینی حمیت و غیرت اس بات کو گوارہ کرے گی کہ اس کے سامنے کوئی اس کے دین و مذہب اور قرآن عظیم کا...... نعوذ باللہ...... مذاق اڑائے اور وہ خاموش تماشائی بنا دیکھتا رہے۔ یقیناً کسی بھی مسلمان کی دینی حمیت و غیرت اس بات کو قطعی گوارہ نہیں کرے گی۔

تو پھر کیا وجہ ہے کہ کفار و مشرکین کی ان ناپاک جسارتوں کے بار بار دہرائے جانے کے باجود بھی ہم تا حال غفلت کا شکار ہیں، آئے دن ہونے والی ان ناپاک جسارتوں کے باوجود بھی ہم

اپنی اسی روش پر قائم ہیں جو روش ان سابقہ اقوام کا وطیرہ رہی جنہیں اپنی روش پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے آخرکار اللہ جل شانہ کی سخت پکڑ نے آگھیرا، وہ اللہ جو ہر قوم کو ایک وقت تک مہلت دیتا ہے تاکہ وہ قوم راہ راست پر آجائے لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ میری ڈھیل کو یہ قوم میری کمزوری سمجھ رہی ہے تو اس وقت اس کی رحمت بے کراں پر اس کا غضب غالب آجاتا ہے اور اس قوم کا نام ونشان صفحۂ ہستی سے نشانِ عبرت بنا کر مٹا دیا جاتا ہے۔

محترم قارئین! اسلام ایک باوقار اور کامل مذہب ہے اسلام اپنے پیروکاروں کو ہر سطح پر اعتدال کی راہ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے، جس شخص کو بھی اسلام اور مسلمانوں کی تابناک تاریخ کے بارے میں ذرا سا بھی علم ہو اس سے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ مسلمانوں نے غیر مسلموں کے ساتھ گفتگو کے اندر بھی کبھی حدود سے تجاوز نہیں کیا اور نہ ہی کبھی کسی مسلمان نے کسی دوسرے مذہب کے پیروکاروں کی مقدس ہستیوں کے بارے میں کسی قسم کے نازیبا الفاظ کہے۔ اللہ وحدہ لاشریک کی ذات عالیہ نے مسلمانوں کو تو یہاں تک ہدایت فرمائی کہ یہود ونصاریٰ کے معبودوں کو گالی مت دو، اس کے برخلاف جو قوم یہ دعویٰ کرتی آئی ہے کہ وہ مذاہب وادیان کے احترام کی روادار ہے وہ قوم آئے دن اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے برملا اہانت وتضحیک انبیاء اور آسمانی کتاب کے خلاف بے بنیاد الزامات اور ناپاک جسارتوں کا عملی اظہار وقتاً فوقتاً کرتی آئی ہے۔ مغربی دنیا کے اندر اسلام کے بارے میں پائے جانے والے منفی تاثر اور مغربی میڈیا کی ہرزہ سرائی تک تو بات ٹھیک تھی لیکن جب یہ سلسلہ آگے چل کر کائنات کی سب سے عظیم ہستی اور پھر آسمانی کتاب تک آپہنچا تو اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس تشویشناک اور گھمبیر صورتحال پر مسلمان حکومتیں جرأتمندانہ موقف اختیار کریں اس لیے کہ مغربی ممالک کا یہ جارحانہ طرزعمل جہاں دنیا کے بقاء اور امن وسلامتی کو خطرات میں ڈال رہا ہے وہیں مسلم حکمرانوں کی خاموشی خود ان کی اپنی دینی حمیت وغیرت پر سوالیہ نشان بھی ہے۔

مقام حیرت ہے کہ دنیا کے تمام ممالک کے اندر ان ممالک کی معزز شخصیات کے خلاف نازیبا الفاظ کا کہنا تو بغاوت کے زمرے میں آتا ہے اور اس کی سزا تمام ممالک میں عمومی طور پر رائج بھی ہے اور اس پر آج تک کسی نے آواز نہیں اٹھائی لیکن جب یہ مسئلہ دین اسلام کا ہو تو وہاں تمام ممالک قانون کی آڑ لے کر اس بچنے کی کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔

مسلمان حکمرانوں کو یہ بات سمجھ لینا چاہیے کہ اقوام کفر ہم مسلمانوں سے کبھی بھی مخلص نہیں ہوسکتیں اس لیے کہ یہ قرآن کا مصدقہ قانون ہے کہ یہ یہود ونصاریٰ تمہارے دوست نہیں ہوسکتے لہٰذا مسلمان حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور یہود ونصاریٰ سے پینگیں بڑھانے کے بجائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اپنے رشتہ کو مضبوط کرنا چاہیے اور اس سلسلے میں جہاں تک ممکن ہوسکے انہیں ایک مضبوط موقف اختیار کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے، اسی طرح اسلامی ممالک کی نمائندہ تنظیم او آئی سی (O.I.C) کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے تاکہ آئندہ ایسے شرمناک واقعات کا سد باب کیا جاسکے ورنہ بقول علامہ اقبال کے:

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات